سوال

(185) زمین گہنے پر دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص عبدالکریم دوسرے شخص عبدالقادر سے کہتا کہ میں سخت ضرورت مند ہوں۔ تم مجھ کوپچاس روپیہ دواوراس کے بدلے میری جائداد کا کچھ حصہ لے لو۔ جب میں تمہیں روپیہ واپس کروں گا اس وقت جائداد واپس لے لوں گا۔ اوراگر زیادہ دیرلگے تو روپیہ یا چار روپیہ فی سال کٹتا جائے گا اوراس طرح سارا روپیہ ختم ہوجائے گا۔ پھر میں اپنی جائداواپس لے لوںگا۔ کیا یہ معاملہ رہن کا شرعا جائز ہے؟

2۔ اوراگر کوئی شخص یہ کہے تم مجھ کوچالیس روپیہ دواوران کے بدلہ میں میری جائداد کا کچھ حصہ آٹھ سال کےلئے لے لو۔ ہر سال پانچ روپیہ کٹتا جائے گا اورآٹھ سال کے بعد میں زمین لے لوگا۔ کیا یہ جائز ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1۔ رہن کا یہ طریقہ ناجائز ہے۔ اولااس لئے راہن مرتہن سے کہتا ہے کہ جب میں تمہیں روپیہ واپس دوں گا اس وقت اپنی مرہونہ جائداد واپس لوں گا۔ توجب تک راہن روپیہ واپس نہ کرے مرتہن اس کی مرہونہ جائداد سے فائدہ اٹھاتا رہے گا اوریہ قرض جر منفعہ میں داخل ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے کیوں کہ کھلا ہوا سود ہے۔

ثانیا: اس لئے کہ جائداد مرہونہ کی آمدنی اورپیداوار کا لحاظ کئے بغیر ہر سال صرف دوچار روپیہ کٹنے کی تعیین صحیح نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں بھی سود کا قوی امکان ہے۔ ہوسکتا ہے کہ پیداوار کسی سال کم ہواور کسی سال زیادہ۔ ونیزہ وسکتا ہے کہ پیداوار اورآمدنی مرتہن کے کل اخراجات سے اوردوچار روپیہ سے جس کوراہن کٹوانا چاہتا ہے کئی گنا زیادہ ہو۔ تومرتہن اپنے اخراجات اورکٹنے والے دوچار روپیہ سے جس قدر زیادہ اپنے پاس رکھے گا قرض جر منفعہ میں داخل ہونے کی وجہ سے سود ہوگا۔

ج 2۔ یہ دوسری صورت رہن کی اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ ہر سال پانچ روپیہ کٹنے اوروضع ہونے کی تعیین نہ کی جائے اورنہ رہن ک مدت مقرر کی جائے بلکہ یوں معاملہ رہن کا کیا جائے کہ مرتہن کے اخراجات سے جس قدر زیادہ پیداوار ہوگی وہ دین میں محسوب ہوتی جائے گی خواہ وہ دوروپیہ کی ہو یا آٹھ کی یا پانچ اورخود دوسال میں ہی قرض اترجائے یا چار سال میں

عن روی عن سمرة مرفوعا من ارتہن ارضا بدین علیہ فانہ یقضی من ثمرتہا مافضل من نفقتہا یقضی ذلک من دینہ (رواہ الطبرانی فی الکبیر قال الہیثمی قال فی مجمع الزوائد فی اسنادہ مساتیر وفی ومسند عبدالرزاق عن طاووس قال فی کتاب معاذ بن جبل : "من ارتہن أرضا فہو یحسب ثمرہا لصاحب الرہن کنز العمال 248/3)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الرہن

صفحہ نمبر 383

محدث فتویٰ